سوال

(162) کیا قصہ نجاشی سے غائبانہ نمازجنازہ پر استدلال نہیں ہو سکتا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز نبوی نامی کتاب میں غائبانہ نمازجنازہ کے عنوان کے تحت لکھا ہے: غائبانہ نمازجنازہ پڑھنے پر نجاشی کے قصہ سے دلیل لی جاتی ہے۔ یہ قصہ صحیح بخاری (1245، 1333، 1328، 1327، 1320، 1318) اور صحیح مسلم (951) میں موجود ہے مگر اس سے غائبانہ نمازجنازہ پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ (ص: 296) کیا یہ درست ہے کہ قصہ نجاشی سے غائبانہ نمازجنازہ پر استدلال کرنا صحیح نہیں؟ کیا کسی امام، محدث، فقیہ اور کسی معروف عالم دین یا مفتی نے اس قصے سے غائبانہ نمازجنازہ پر استدلال کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی (رجب 9ھ میں) غائبانہ نمازجنازہ ادا کی تھی، جس سے غائبانہ نمازجنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ یہ استدلال بالکل درست ہے۔ اس کے خلاف کوئی بھی دلیل موجود نہیں۔

قدیم وجدید بے شمار علمائے امت نے قصہ نجاشی سے غائبانہ نمازجنازہ پر استدلال کیا ہے۔ چند ایک کے استدلالات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

1۔ امام شافعی رحمہ اللہ (م 204) کے نزدیک غائبانہ نمازجنازہ قصہ نجاشی کی وجہ سے جائز ہے، لکھتے ہیں:

(ولا باس ان یصلی علی المیت بالنیة فقد فعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنجاشی صلی علیہ بالنیة وقال بعض لا یصلی علیہ بالنیة وہذا خلاف سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (کتاب الام 240/1)

''اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی میت پر (اسے حاضر فی الذھن کر کے) صرف نیت ہی سے نمازجنازہ ادا کی جائے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ پر اسی طرح کیا تھا۔ آپ نے نیت سے ہی اس پر نمازجنازہ پڑھی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ نیت سے میت پر نمازجنازہ نہ پڑھی جائے (یعنی نمازجنازہ غائبانہ نہ پڑھی جائے)۔ یہ بات سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔''

2۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ (م 456ھ) المحلی (169/5) میں لکھتے ہیں:

"ویصلی علی المیت الغائب بامام وجماعۃ قد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النجاشی ومات بارض الجشۃ وصلی معہ اصحابہ علیہ صفوفا وہذا اجماع منہم"

''غائب میت پر باجماعت نماز جنازہ پڑھی جائے اور آپ کے صحابہ نے بھی آپ کی اقتداء میں نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی۔ یہ اجماع صحابہ ہے۔''

3۔ امام بیہقی رحمہ اللہ (م458ھ) کی حدیث نجاشی پر تبویب سے بھی قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال ثابت ہوتا ہے۔ باب کے الفاظ یہ ہیں:

(باب الصلوٰۃ علی المیت الغائب بالنیۃ) (السنن الکبریٰ 49/4)

''غائب میت پر نیت سے ہی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان۔''

4۔ شارح صحیح مسلم امام نووی رحمہ اللہ (م676ھ) قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال سے موافقت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وفیہ دلیل للشافعی وموافقیہ فی الصلوٰۃ علی المیت الغائب" (شرح صحیح مسلم 309/1، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

''نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق حدیث میں امام شافعی اور ان سے موافقت کرنے والوں کے لیے غائبانہ نماز جنازہ کی دلیل پائی جاتی ہے۔''

5۔ امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ (م702ھ) نے بھی قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کیا ہے، لکھتے ہیں:

"وفی الحدیث دلیل علی جواز الصلوۃ علی الغائب" (احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام 230/3)

''اس حدیث میں غائب میت پر نماز جنازہ پڑھنے کی دلیل ہے۔''

6۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م852ھ) نے حدیث نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کو درست قرار دیا ہے، لکھتے ہیں:

(واستدل بہ علی مشروعیۃ الصلوۃ علی المیت الغائب عن البلد وبہ قال الشافعی واحمد وجمہور السلف حتی قال ابن حزم لم یات عن احد من الصحابۃ منعہ) (فتح الباری 431/3)

''حدیث نجاشی سے ملک میں غیر موجود میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور جمہور سلف اسی کے قائل ہیں۔ ابن حزم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ کسی ایک صحابی سے بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے سے منع کرنا مروی نہیں ہے۔''

7۔ علامہ عینی رحمہ اللہ (م755ھ) نجاشی سے متعلق حدیث میں لکھتے ہیں:

"فیہ حجۃ لمن جوز الصلوۃ علی الغائب ومنہم شافعی واحمد" (عمدۃ القاری 21/8)

''اس حدیث میں غائبانہ نماز جنازہ کو جائز قرار دینے والوں کی دلیل ہے۔ ان (مجوزین) میں شافعی اور احمد (بن حنبل) بھی شامل ہیں۔''

8۔ بلوغ المرام کے شارح علامہ محمد بن اسماعیل امیر یمانی رحمہ اللہ (م1182ھ) حدیث نجاشی سے استدلال کے بارے میں لکھتے ہیں:

فیہ دلالۃ علی شرعیۃ صلوۃ الجنازۃ علی الغائب (سبل السلام 101/2)

''یہ حدیث غائبانہ نماز جنازہ کی دلیل ہے۔''

9۔ شوکانی رحمہ اللہ(م1250ھ) قصہ نجاشی سے غائبانہ نمازجنازہ پراستدلال کے بارے میں رقمطرازہیں :

(وقداستدل بهذه القصة القائلون بمشروعية الصلوة على الغائب عن البلد) (نيل الاوطار53/4)

''ملک سے غائب میت کی نمازجنازہ کے قائلین نے اس کے جواز پر نجاشی کے واقعہ سے استدلال کیا ہے ۔''

10۔ علامہ محمود سُبکی رحمہ اللہ(م1352ھ) فرماتے ہیں :

وفي الحديث دلالة على جواز الصلوة على الميت الغائب (المنهل العذب المورود شرح ابوداوٗد49/9

''اس حدیث میں غائب میت پر نمازجنازہ کے جواز کی دلیل ہے ۔''

11۔ مسنداحمدکی شرح میں شیخ احمدعبدالرحمٰن الساعاتی لکھتے ہیں :

(وقصاری القول ان القائلين بمشروعية صلوة الجنازة على الغائب حجتهم اقوى لانها تتمشى مع الدليل بدون تكلف ولاتاويل) (بلوغ الامانی 223/7)

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ نمازجنازہ غائبانہ کے جواز کے قائلین کی حجت زیادہ قوی ہے کیونکہ یہ بغیرکسی تکلف اور بغیرکسی تاویل کے دلیل ہے ۔''

12۔ موطاامام مالک کی شرح المصفٰی (199/1) میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نجاشی کی روشنی میں رقمطرازہیں :

" يتقدم الامام ويصف الناس خلفه ويكبرون اربع تكبيرات ولو على القبر اوالغائب"

''نمازجنازہ میں امام آگے کھڑاہو۔ دیگرلوگ اس کے پیچھے صفیں بنائیں اورچارتکبیریں کہیں اگرچہ یہ (نمازجنازہ) قبرپرہوغائب پر۔''

13۔ ڈاکٹرخلیل ہراس رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

"وقداحتج بهذاالحديث من ذهب الى جوازالصلوة على الغائب وهو حجة قوية وهوالصحيح" (حاشية الخصائص الكبرى للسيوطی 372/2)

''اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جوغائب میت پر نمازجنازہ کے قائل ہیں اوریہ حجت قوی ہے اوریہی صحیح موقف ہے ۔''

14۔ شیخ الکل سیدنذیرحسین محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

نمازجنازہ غائب پرپڑھنادرست ہے ۔ اوردلیل میں انہوں نے حدیث نجاشی کوپش کیاہے ۔ (دیکھیے فتاویٰ نذیریہ 398/1)

15۔ مولاناثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ سے غائبانہ نمازجنازہ کاثبوت طلب کیاگیاتوانہوں نے جواب میں لکھا :

جنازہ غائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ کاپڑھااوراس کے بعدکسی روایت میں منع نہیں آیالہذایہ فعل سنت ہے ۔ (فتاویٰ ثنائیہ 41/1)

16۔ حدیث نجاشی سے استدلال کرتے ہوئے علامہ وحیدالزمان لکھتے ہیں :

اس حدیث سے معلوم ہواکہ نمازجنازہ میت غائب پردرست ہے ۔

(شرح موطا امام مالک، ص: 191، اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور)

17۔ نجاشی سے متعلق احادیث کی تشریح میں شارح صحیح بخاری مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ان سب حدیثوں سے میت غائب پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہوا۔ (بخاری 370/2، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور)

18۔ مولانا محمود احمد میرپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بہر حال اس حدیث سے غائبانہ نماز کا ثبوت ملتا ہے، اس کی وجہ یا علت کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ (فتاویٰ صراط مستقیم، ص: 256، مکتبہ قدوسیہ، لاہور)

19۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ میت کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

(نماز نبوی، ص: 296 (حاشیہ)، دار السلام)

20۔ مولانا محمد عاصم الحداد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کسی میت کی غائبانہ نماز پڑھنا صحیح ہے۔ دلیل میں انہوں نے حدیث نجاشی کو پیش کیا ہے۔ پھر لکھتے ہیں:

نماز غائبانہ اسی طرح پڑھی جائے گی جس طرح سامنے رکھے ہوئے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ (فقہ السنۃ 450/1-451، ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور)

21۔ مدرس مسجد النبوی الشریف فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر جزائری لکھتے ہیں:

اسی طرح غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھنا جائز ہے۔ چاہے درمیان میں طویل مسافت ہو، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا تھا اور وہ حبشہ میں تھے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم مدینہ میں تھے۔

(منہاج المسلم، ص: 406، مترجم: شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری)

غائب میت کم فاصلے پر ہو یا زیادہ دُور ہو۔ جہت قبلہ میں یا بالعکس، اس سے غائبانہ نماز جنازہ کے جواز پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میت جس طرف بھی ہو نماز جنازہ پڑھنے والوں کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔

22۔ شیخ الحدیث حافظ عبد المنان نورپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

غائبانہ نماز جنازہ درست ہے خواہ شہید کی ہو خواہ غیر شہید کی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور شہداء اُحد کی آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی جو دونوں ہی غائبانہ ہیں۔ (احکام و مسائل 260/1، المکتبۃ الکریمیۃ، لاہور)

مولانا سے ایک مطالبہ یہ ہوا کہ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ کے علاوہ اور مسلمانوں (صحابہ) کی غائبانہ نماز جنازہ کے حوالہ جات تحریر کریں تو آپ نے جواب میں لکھا:

نجاشی کے غائبانہ جنازہ والی حدیث کے علاوہ غائبانہ جنازہ کی احادیث پیش کرنے کی ضرورت تب ہے جب نجاشی کے غائبانہ نماز جنازہ والی حدیث ثابت نہ ہو یا اس سے غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہ ہوتی ہو۔ تو جب نجاشی کے غائبانہ نماز جنازہ والی حدیث ثابت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی موجود ہے اور اس سے غائبانہ نماز جنازہ ثابت ہو رہی ہے تو عمل کے

لیے تواتنا ہی کافی ہے۔ اس کے علاوہ احادیث پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (ایضا)

23۔ غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت کے بارے میں حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ہمارا رجحان جواز کی طرف ہے۔ دلیل میں قصہ نجاشی والی احادیث پیش کرتے ہیں۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث 1/164-165، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور)

24۔ مسئلہ 435 کے تحت مولانا محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔ مولانا کیلانی دلیل میں نجاشی سے متعلق متفق علیہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ (کتاب الصلوۃ، ص: 161، سعودی عرب)

المختصر، بے شمار ائمہ دین اور علمائے امت حدیث نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 411

محدث فتویٰ